بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۷ اخاء ۱۳۴۶ ہش — ۲ رجب ۱۳۸۷ھ — ۷ اکتوبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۲۵

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر تم خدا تعالیٰ کی طرف رجوع رکھو گے تو اسی میں تمہارا ہی فائدہ ہے

جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہو گا وہ اس کی حفاظت کا ہرگز ذمہ وار نہ ہو گا

"خدا تعالیٰ کو تو اس بات کی مطلق پرواہ نہیں ہے کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے۔ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ کہ اگر تم اس کی طرف رجوع رکھو گے تو تمہارا ہی اس میں فائدہ ہو گا۔ انسان جس قدر اپنے وجود کو مفید اور کارآمد ثابت کرے گا اسی قدر اس کے انعامات کو حاصل کریگا۔ دیکھو کوئی بیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام بھی نہ آوے گا۔ نہ گاڑی میں جتے گا نہ زراعت کرے گا نہ کنوئیں میں لگے گا تو آخر سوائے ذبح کے اور کسی کام نہ آوے گا۔ ایک نہ ایک دن مالک اسے قصاب کے حوالہ کر دے گا۔ ایسے ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہو گا تو خدا تعالیٰ اس کی حفاظت کا ہرگز ذمہ وار نہ ہو گا۔ ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہیئے تاکہ مالک بھی خبرگیری کرتا رہے لیکن اگر اس درخت کی مانند ہو گا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتے رکھتا ہے کہ لوگ سایہ میں آ کر بیٹھیں تو سوائے اس کے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اور کس کام آ سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔ جو اس اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں فلاں مکان بنا لوں۔ فلاں جائداد پر قبضہ ہو جاوے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلا لے اور کیا سلوک کیا جاوے۔

انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابل قدر شے ہو جاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جاوے گا۔ خدا تعالیٰ مہلت اس لئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۸-۲۸۹)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۶ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

○ ربوہ ۶ اکتوبر۔ حضرت سیدہ اُم متین مریم صدیقہ صاحبہ مد ظلہما العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخار تو نارمل ہو گیا ہے لیکن ضعف بہت ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل و رحم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

○ ربوہ ۶ اکتوبر۔ مکرم بشیر احمد صاحب اختر اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے مشرقی افریقہ جانے کے لئے کل مورخہ ۵ اکتوبر کو ربوہ سے بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی روانہ ہوئے۔ احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پہنچ کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کو بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

○ سیرالیون کے ہمارے ایک مخلص احمدی دوست پیراماؤنٹ چیف ناصر الدین مانگا صاحب کو بعض مشکلات کی وجہ سے سخت پریشانی لاحق ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور فرمائے اور بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

○ ربوہ ۔۔۔ مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو اللہ تعالیٰ نے مکرم چوہدری غلام یاسین صاحب سابق مبلغ امریکہ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت غلام احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود اور اس کی والدہ کو صحت و سلامتی عطا فرمائے اور بچہ کو خادم دین بنائے آمین۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

○ کراچی (بذریعہ ڈاک) محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ کئی روز سے بعارضہ ملیریا۔ بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

طیبہ کوثر حلقہ سعید منزل کراچی

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷؍ اکتوبر ۱۹۶۷ء

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

جو آیات ہم نے سورۃ زمر کی گزشتہ قسط میں نقل کی ہیں۔ ان سے واضح ہے کہ سورۃ زمر میں توحید باری تعالےٰ پر زور دیا گیا ہے اور شرک کی مذمت کی گئی ہے۔ شرک کی سب سے جاذب صورت یہ ہے کہ لوگ بعض اشیاء کو پوجتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ایسا اللہ تعالےٰ کے قرب کے لئے کرتے ہیں۔ یہ بیماری دنیا میں عام ہے۔ یہودیوں میں اور عیسائیوں میں تو بالکل ظاہر ہے۔ ان قوموں نے انسانوں کو خدا تعالےٰ کا بیٹا بنا لیا ہے۔ اور بیٹے کے واسطہ سے خدا باپ کی برکات کے طالب ہیں۔ چنانچہ یہودی کہتے ہیں کہ حضرت عزیز اللہ تعالےٰ کے بیٹے ہیں اور عیسائی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کا بیٹا مانتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے خاص طور پر اس امر کی تردید کی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا بھی کوئی بیٹا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ سورہ توبہ میں فرماتا ہے۔

وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ عُزَیْرُ ابْنُ اللّٰہِ وَقَالَتِ النَّصٰرَی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ ذٰلِکَ قَوْلُھُمْ بِاَفْوَاھِھِمْ یُضَاھِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قٰتَلَھُمُ اللّٰہُ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ۔ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَالْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوْٓا اِلٰھًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سُبْحٰنَہٗ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔

(سورۃ توبہ آیت ۳۰-۳۱)

الغرض سورۃ زمر میں ان قوموں کا ذکر ہے جنہوں نے طرح طرح کا شرک اختیار کر رکھا ہے۔ آیہ ۶، ۷ میں اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت کا ذکر فرمایا ہے کس طرح اس نے کائنات کو خلق کیا ہے۔ دن اور رات بناتے ہیں۔ اور سورج اور چاند کو اس طرح مقید کر دیا ہے۔ کہ وہ ایک مقررہ مدت کے لئے مقررہ راستہ پر چل رہے ہیں۔ پھر اس بات کا ذکر فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسانوں کو ایک نفس سے پیدا کیا ہے۔ یہاں اللہ تعالےٰ نے اس نسلی امتیاز کی تردید کی ہے جو بعض اقوام میں موجود ہے۔ یہود و ہنود اور اب مغربی لوگ بھی نسلی امتیاز میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ افریقہ تو افریقہ امریکہ میں بھی نسلی امتیاز باعث فساد بن رہا ہے۔ اور اب برطانیہ ایسے آزاد ملک میں بھی اس کی بازگشت سنی جاتی ہے۔ اور لوگ اس بات کو نظر انداز کر رہے ہیں کہ سب انسان برابر ہیں۔

پھر اس سورہ میں نہ صرف انسان کی پیدائش کا ذکر ہے بلکہ حیوانوں کی پیدائش اور نباتات کی پیدائش کی بھی وضاحت ہے۔

پھر اس سورہ میں نہایت وضاحت سے مشرکین اور مومنین کا تقابل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی قدرتوں کا ذکر کرکے پوچھا گیا ہے۔

ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ (زمر آیت ۱۰)

یعنی کیا اللہ تعالےٰ کو جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔

یعنی نصیحت تو صرف عقلمند حاصل کیا کرتے ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جاہلوں کی رسومات سے پرہیز کرو

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَۃَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ کَانُوْا یَذْبَحُوْنَہٗ لِطَوَاغِیْتِھِمْ وَالْعَتِیْرَۃُ فِیْ رَجَبٍ۔

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا کہ فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں ہے۔ فرع اونٹ کے پہلے بچے کو کہتے ہیں۔ جسے مشرکین اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے۔ اور عتیرہ اس بکری کو کہتے ہیں جس کی رجب میں قربانی کی جاتی تھی (جاہل لوگ اسے اللہ کی قربت کا سبب سمجھ لیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ کوئی چیز نہیں۔

(بخاری کتاب العقیقۃ)

۴ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ۔

(زمر آیت ۲۲)

یعنی جن قدرتوں کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ ان میں عقلمندوں کے لئے نصیحت ہے۔ سورہ کی آیہ ۲۳ میں پھر اسلام اور کفر کا تقابل کیا گیا ہے فرماتا ہے۔

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ۔ فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَۃِ قُلُوْبُھُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ (زمر ۲۳)

کیا جس کا سینہ (اللہ تعالےٰ) فرمانبرداری کے لئے کھول دے اور اس کو اپنے رب کی طرف سے نور بھی ملا ہو (وہ اس کے برابر ہو سکتا ہے۔ جو ایسا نہیں) پس افسوس ان پر جن کے دل (اللہ تعالےٰ) کے ذکر سے سختی محسوس کرتے ہیں وہ بڑی کھلی گمراہی میں ہیں۔

اس سورۃ میں اللہ تعالےٰ نے مشرک اور موحد کا ایک مثال کے ساتھ موازنہ کیا ہے۔ فرماتا ہے۔

ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا رَّجُلًا فِیْہِ شُرَکَآءُ مُتَشٰکِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ۔ ھَلْ یَسْتَوِیٰنِ مَثَلًا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

زمر آیت ۳۰

اللہ (تعالےٰ) اس شخص کی حالت کو (عبرت کے لئے) بیان کرتا ہے جس کے کئی مالک ہیں جو آپس میں اختلاف بھی رکھتے ہیں۔ اور ایک شخص پورا کا پورا ایک آدمی کی ملکیت ہے۔ کیا یہ دونوں شخص اپنے حال میں برابر ہو سکتے ہیں۔ سب تعریف اللہ ہی کی ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر جانتے نہیں۔

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
— اخبار الفضل —
خود خرید کر پڑھے

اسلام میں گانے بجانے کی ممانعت اور مذمت

(از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی (مربی سلسلہ) کوٹلی آزاد کشمیر)

قرآن مجید اور احادیث میں گانے بجانے اور کھیل تماشوں والے لغو کاموں کی ممانعت و مذمت آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ لقمان میں فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۔

(لقمان ع۱)

یعنی لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو (اپنا روپیہ ضائع کرکے) کھیل تماشہ کی باتیں اختیار کر لیتے ہیں تاکہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ کے راستہ سے روکیں اور اس کو (یعنی اللہ کے راستہ کو) ہنسی کے قابل چیز بنا لیتے ہیں ان لوگوں کے لئے ذلت والا عذاب ہوگا۔

اس آیت میں لہو الحدیث اختیار کرنے کی ممانعت ہے۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! لہو الحدیث سے گانا مراد ہے اور تین دفعہ ابن مسعودؓ نے اسے دہرایا کہ اللہ کی قسم لہو الحدیث سے گانا مراد ہے۔ گانا مراد ہے اور گانا مراد ہے (تفسیر ابن کثیر زیر آیت مذکور ج طبع مصر) ابن عباس۔ عکرمہ۔ سعید بن جبیر مجاہد۔ مکحول۔ عمرو بن شعیب اور علی بن بذیمہ کا بھی یہی قول ہے کہ لہو الحدیث سے گانا مراد ہے۔

حسن بصریؒ کا قول ہے کہ یہ آیت گانے بجانے کی ممانعت میں نازل ہوئی ہے۔

امام احمد نے اپنی مسند میں ابی امامہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَنِيْ رَحْمَةً وَّهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَمْحَقَ الْمَزَامِيْرَ وَالْقَيْنَاتِ يَعْنِي الْبَرَابِطَ وَالْمَعَازِفَ وَالْاَوْثَانَ الَّتِيْ كَانَتْ تُعْبَدُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ (الحدیث) وَفِيْ آخِرِهٖ لَا يَحِلُّ بَيْعُهُنَّ وَلَا شِرَاؤُهُنَّ وَلَا تَعْلِيْمُهُنَّ وَلَا تِجَارَةٌ فِيْهِنَّ وَاَثْمَانُهُنَّ حَرَامٌ۔

(مسند احمد بن حنبل ج۵ ص۲۵۷)

یعنی مجھے اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کیلئے رحمت و ہدایت بنا کر بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں مزامیر اور قینات کو مٹاؤں یعنی بربط اور گانے بجانے کے آلات اور بت جن کی جاہلیت کے زمانہ میں عبادت کی جاتی تھی: حدیث کے آخر میں ہے کہ ان کا بیچنا اور ان کا خریدنا اور ان کی تعلیم دینا اور ان کی تجارت کرنا اور ان کی قیمت کھانا حرام ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ نے فرمایا:۔

يُمْسَخُ مِنْ اُمَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْهَدُوْنَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ فَمَا بَالُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَتَّخِذُوْنَ الْمَعَازِفَ وَالْقَيْنَاتِ وَالدُّفُوْفَ وَيَشْرَبُوْنَ الْاَشْرِبَةَ فَبَاتُوْا عَلٰى شُرْبِهِمْ وَلَهْوِهِمْ فَاَصْبَحُوْا قَدْ مُسِخُوْا قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ۔

(کنز العمال ج۷ ص۱۹)

یعنی آخری زمانہ میں میری امت میں سے بعض لوگ بندروں اور خنزیروں کی صورت میں مسخ ہو جائیں گے۔ کہا گیا یا رسول اللہ کیا وہ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہوں گے اور یہ کہ آپ خدا کے رسول ہیں فرمایا ہاں! کہا گیا پھر ان کے مسخ ہونے کی کیا وجہ ہوگی۔ فرمایا وہ گانے بجانے والے آلات اور گانے بجانے والی عورتوں اور ڈھول ڈھمکوں میں مصروف ہوں گے اور شرابیں پئیں گے اور شرابی ہونے اور لہو و لعب کی حالت میں رات بسر کریں گے اور صبح ایسی حالت میں کریں گے کہ وہ مسخ ہو کر بندر اور سؤر بن جائیں گے (یعنی رقص و سرور اور شراب میں مصروف رہنے کی وجہ سے ان کے اخلاق نہایت رذیل ہو جائیں گے) پس مذکورہ امور مخرب الاخلاق اور گندے امور ہیں جنہیں کوئی سلیم الفطرت انسان اور مومن پسند نہیں کر سکتا۔

یاد رہے کہ لہو الحدیث سے ہر وہ بات مراد ہے جو اصل مقصد سے توجہ کو ہٹاتی ہو۔ حسنؒ کہتے ہیں کہ ہر چیز جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر سے روکے جیسے کہانیاں، مخول بازی۔ خرافات۔ ناچ۔ کھیل کود۔ گانا بجانا وغیرہ۔

امام ابو حنیفہ۔ امام مالک اور امام شافعیؒ وغیرہ ائمہ کے نزدیک بھی گانا بجانا حرام ہے۔ قوالی بھی حرام ہے کیونکہ اس میں ناچنا اور اچھلنا ہوتا ہے۔ روح المعانی میں ہے کہ یہ زندیقوں کے آثار میں سے ہے بلکہ یہ بھی کہ ایسا سماع ممنوع ہے گو اس میں رقص نہ ہو۔

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ۔

(بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الآداب فی البیان)

یعنی گانا دل میں اسی طرح نفاق پیدا کرتا ہے جیسا پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔

وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ طَرِيْقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ ... قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ وَكُنْتُ اِذْ ذَاكَ صَغِيْرًا۔

(احمد و ابو داؤد بحوالہ مشکوٰۃ)

نافع سے روایت ہے کہ میں ابن عمر کے ساتھ ایک راستہ میں تھا تو اُس نے گانے بجانے کی آواز سنی اور اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں ڈال لیا۔ ابن عمر نے کہا کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ نے نے کی آواز سنی تھی اور اسیطرح کیا تھا جیسا میں نے کیا نافع کہتے ہیں میں اُس وقت چھوٹا تھا۔

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شعر کا ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا

هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهٗ حَسَنٌ وَّقَبِيْحُهٗ قَبِيْحٌ

(دارقطنی و الشافعی بحوالہ مشکوٰۃ)

یعنی شعر کلام ہے پس اس میں سے جو اچھا ہے وہ اچھا ہے اور جو بُرا ہے وہ بُرا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَّرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا۔

(متفق علیہ)

یعنی پیٹ کو ایسی پیپ سے جو پیٹ کو خراب کرنے والا ہو بھر دینا اچھا ہے بہ نسبت اس کے کہ شعروں سے پیٹ بھر دے۔

ان شعروں سے ایسے شعر مراد ہیں جو مذموم ہیں اور پیٹ بھرنے سے اشعار کے اس پر غلبہ کرنے کی طرف اشارہ ہے اس طور پر کہ اُسے تلاوت قرآن۔ ذکر اللہ اور علوم شرعیہ سے غافل کر دے۔ ورنہ اچھے اشعار کہنا جن میں تکلف نہ ہو اور ان میں خدا۔ رسول۔ اسلام اور قرآن کی تعریف و اظہار محبت ہو یا ان سے تبلیغ دین اور تربیت اخلاق مقصود ہو درست بلکہ ماحمدیت الٰہی اور صحابہ رضؓ سے ثابت ہیں۔

صحیح بخاری میں روایت آئی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ نے فرمایا

لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَّسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ۔ (بخاری)

یعنی میری امت سے ضرور ایک قوم ہوگی جو ریشم۔ شراب اور ڈھول باجوں کو حلال سمجھیں گے۔ سنن ابن ماجہ میں ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا يُعْزَفُ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ۔ (ابن ماجہ)

یعنی میری امت سے بعض لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام کچھ اَور رکھیں گے ان کے سروں پر ڈھول باجے بجائے جائیں گے اور گانا گایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان سے بندر اور خنزیر بنائے گا۔"

مسلمانوں کی سیاسی تباہی

مسلمانوں پر گزشتہ تیرہ سَو سال میں جو تباہی آئی وہ زیادہ تر گانے بجانے کی وجہ سے ہی آئی ہے۔ اُندلس کی حکومت گانے بجانے میں توغل کی وجہ سے تباہ ہوئی مصر کی حکومت گانے بجانے کی وجہ سے تباہ ہوئی مصر پر صلاح الدین ایوبی نے حملہ کیا تو فاطمی حکومت اور بادشاہ اُس وقت گانے بجانے میں ہی مصروف تھے۔ ہندوستان میں مغلوں کی حکومت تھی مگر جب انگریز آئے تو مغل بھی گانے بجانے کے شوق میں مستغرق تھے اس سے قوم پر گانے بجانے کے مہلک اثرات کا اندازہ خود بخود ہو جاتا ہے۔

سینما اور ریڈیو

زمانہ حال کے مخرّب اخلاق چیزوں میں سے سینما اور ریڈیو ہیں جبکہ ان کا بے محل استعمال ہو، ضرورت ہے کہ گھروں میں ریڈیو کے استعمال پر کنٹرول رکھا جائے فیشن پرستی۔ گپیں ہانکنا۔ آوارگی۔ حقہ سگریٹ۔ قہوہ خانے۔ ہوٹل کی مجلسیں۔ ٹیڈی ازم وغیرہ۔ سب تضیع اوقات کے ذرائع اور نقصان رساں اور لغو مشغل ہیں ان سے بکلّی پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ یہ سب مشغل مومن کے قیمتی اوقات پر ڈاکہ ڈالنے والے ہیں۔ ہر مومن کو عہد کرنا چاہیئے کہ ان لغو مشغل اور ان کے بداثرات کو اپنے ماحول میں نہیں گھسنے دے گا۔ سینما اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے جس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کی لڑکیوں اور لڑکوں کو آوارہ بنادیا ہے۔ اس کی وجہ سے مسلم معاشرہ میں سینکڑوں خرابیاں راہ پاگئی ہیں اور اخلاق پر تباہ کُن اثرات پڑ رہے ہیں مومن کی رُوح ان امور سے متنفر رہنی چاہیئے اور ان لغو مشغل سے بغاوت کرنی چاہیئے۔

آخری زمانہ میں جب پیشگوئیوں کے مطابق دجال کا خروج مقدّر تھا تو اس کی پھیلائی ہوئی خرابیوں میں سے ایک خرابی بطور پیشگوئی یہ بھی بیان کی گئی تھی کہ اس زمانہ میں کھیل کُود گانے بجانے اور لہو ولعب کے سامان بہت ایجاد ہوں گے۔ چنانچہ ترمذی میں ہے کہ شراب اور لہو ولعب کے سامان اور گانے بجانے کے آلات ایجاد ہوں گے۔ جب وہ زمانہ آجائے گا تو کثرت سے زلزلے آئیں گے لوگ گمراہ ہوں گے اور بستیاں زمینوں میں دھنس جائیں گی اور لوگوں کی صورتیں مسخ ہو جائیں گی۔ (بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الفتن)

یہ پیشگوئی بھی پوری ہو چکی ہے یہی وجہ ہے کہ کثرت سے زلزلے آرہے ہیں۔ بستیاں زمین میں دھنس رہی ہیں اور صورتیں مسخ ہو رہی ہیں۔

پس ان لغو امور سے ہر حالت میں بچتے رہنا چاہیئے اور اپنی اولاد کو بھی ان سے بچاتے رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔

(پارہ ۱۸)

یعنی وہ لوگ کامیاب ہو گئے جو لغو کاموں سے مُنہ پھیر لیتے ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ جو لوگ ان لغو کاموں سے مُنہ نہیں پھیرتے وہ دنیا و آخرت دونوں کے لحاظ سے گھاٹے میں پڑ گئے اور ہلاک ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں لغو اور ممنوع کاموں اور ان کے بداثرات سے محفوظ رکھے۔ آمین ❊

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور

تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۳؍جون ۶۷ء کو مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین ابن حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مرحوم آف سکندرآباد کو دوسری اہلیہ سے پہلی لڑکی عطا فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ نے نومولودہ کا نام امۃ الحفیظ منصورہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت و بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں نومولودہ کے نیک صالحہ خادمہ دین بننے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد احمد انور ایم۔اے)

جناب پروفیسر محمد عطاء الرحمٰن صاحب آف آسام کا انتقال پُرملال

(از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے مؤلف اصحاب احمد قادیان)

قارئین کرام یہ معلوم کر کے شدید صدمہ محسوس کریں گے کہ سلسلہ کے ایک قدیم خادم۔ فدائی اور بزرگ جناب پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔اے ۷؍اگست کو قریباً چھ بجے صبح علاقہ آسام میں اس دارِ فانی سے عالمِ جاودانی کو سدھار گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم حضرت مولوی محمد امیر صاحب رضؓ مرحوم کے فرزندِ ارجمند تھے۔ اور آپ نے گوناگوں خدمات سلسلہ کا موقعہ پایا تھا۔ آپ نے تحریک جدید کے دفتر اوّل میں قریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ ادا کر کے شمولیت کی تھی۔ (بحوالہ "پنجہزاری مجاہدین" صفحہ ۴۴۴-۴۴۵) آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیوی لحاظ سے عروج پر پہنچے اور صوبائی وزیر داخلہ کے ممتاز عہدہ پر بھی فائز رہے ہیں۔ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) میں آپ کے مطبوعہ رشحاتِ قلم سے آپ کے اعلیٰ علمی معیار کا علم ہوتا ہے مجھے بخوبی یاد ہے کہ ۱۹۳۶ء کے جلسہ سالانہ پر مسجد اقصیٰ میں ایک تقریر کا آپ کی صدارت میں انتظام ہوا تھا اور آپ کے تعارف کے طور پر جناب چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب نے یہ بیان کیا تھا کہ جن ایام میں مَیں ابھی نوجوان ہی تھا اور گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوا تھا تو پروفیسر صاحب محترم کے علم و فضل کی شہرت اس وقت بھی موجود تھی۔ چنانچہ آپ جب لاہور میں تشریف لائے تو آپ کی شہرت کی وجہ سے ہم لوگ جوق در جوق آپ کی تقریر سننے کے لئے پہنچے تھے۔

۲۰-۲۱؍دسمبر ۱۹۵۸ء میں بمقام امپھل (آسام) ایک مذہبی کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ آپ نے اسلام کے متعلق ایک فاضلانہ مضمون سپردِ قلم کیا تھا جو گویا کوزہ میں دریا بند کرنے کے مترادف تھا۔ اور متعدد اخبارات و رسائل نے اسے شائع کیا + ور

ISLAM — THE NEED OF THE HOUR

کے نام سے نظارت دعوت و تبلیغ قادیان اب چوتھی بار اسے شائع کرنے والی ہے۔

آپ نے اپنے اہلِ وطن کی خدمت و ہدایت کے لئے بغیر کسی خارجی تحریک کے از خود آسامی زبان میں قرآن مجید مع تفسیری حواشی تیار کیا جو بائیسویں پارہ تک مطبوعہ صورت میں مرکز میں موصول ہو چکا ہے اور ان کی ہمشیرہ محترمہ مہرالنساء صاحبہ نے جو ایک مخلص خاتون ہیں تحریر کیا ہے کہ یہ ترجمہ مع حواشی ستائیس پاروں تک حضرت مرحوم نے مکمل کر لیا تھا اور اٹھائیس سے تیس پارے تک انہوں نے ترجمہ کر لیا تھا صرف تفسیر اور پروف اس حصہ کے باقی ہیں۔ (جس کی تکمیل کے لئے موصوفہ کے کوشاں ہونے کا اشارہ خط سے ملتا ہے۔ موصوفہ کا ایڈریس بیت الامن تنکونیہ۔ ڈاک خانہ ڈبروگڑھ آسام ہے)

اپنے ابنائے وطن کو اسلام کے منور اور تابندہ و درخشندہ چہرہ سے روشناس کرانے کے لئے احیائے دین و اعلائے کلمۃ اللہ کا یہ خصوصی شاہکار مکمل کرنے کا شدید جذبہ آپ کے قلبِ صافی میں موجزن ہونا اور

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ

کے مطابق زندگی کا اختتام ایسی نیک خدمت میں ہونا آپ کے قابلِ صد رشک حُسنِ خاتمہ پر دال ہے۔ احباب آپ کے رفعِ درجات کے لئے دعا فرمائیں اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اِس فیضِ جاری کے نیک نتائج پیدا کرے اور اس نیک کام کو جاری رکھنے والے آپ کے قائمقام پیدا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ضروری اعلان

انصاراللہ ضلع گجرات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مکرم ملک بشارت ربانی صاحب کو زعیم اعلیٰ انصاراللہ و ناظم ضلع گجرات دونوں عہدوں پر بحال فرما دیا ہے۔

قائد عمومی
مجلس انصاراللہ مرکزیہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی دوسری کل پاکستان اردو کانفرنس

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی دوسری کل کانفرنس انشاء اللہ العزیز ۱۴-۱۵ر اکتوبر ۱۹۶۷ء بروز ہفتہ اور اتوار انعقاد پذیر ہوگی۔ اس کانفرنس میں ملک بھر کے چیدہ دانشور شریک ہوکر اردو زبان، ادب اور صحافت کے مسائل پر مقالے پڑھیں گے۔ اس کانفرنس کے لئے پنجاب یونیورسٹی نے پروفیسر سید وقار عظیم صدر شعبہ اردو ڈاکٹر سید نذیر احمد سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور اور ڈاکٹر عبد العظیم صدر شعبہ کیمیا گورنمنٹ کالج لاہور کو اپنا خصوصی مندوب نامزد کیا ہے۔ سندھ یونیورسٹی نے ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب کو اور کراچی یونیورسٹی . . . . نے میجر آفتاب حسن صاحب اور ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب کو اپنا مندوب مقرر کیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر اشتیاق حسین قریشی بنفس نفیس تشریف لارہے ہیں۔ جن اصحاب کی طرف سے اس وقت تک شرکت کے وعدے موصول ہوچکے ہیں ان کے اسمائے گرامی اور موضوعات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

زبان اور اس کے مسائل

۱۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی	اردو کی ضرورت
۲۔ ڈاکٹر سید عبد اللہ رئیس دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی	اردو کا سب سے بڑا مسئلہ
۳۔ ڈاکٹر سہیل بخاری۔ پاکستان ایئر فورس کالج سرگودھا	اردو بحیثیت قومی زبان
۴۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صدر شعبہ اردو سندھ یونیورسٹی حیدرآباد (مندوب سندھ یونیورسٹی)	اردو کے قرآنی محاورات
۵۔ ایئر کموڈور ظفر چوہدری، پاکستان ایئر فورس	دفاعی ضروریات کے لئے انگریزی کی ضرورت
۶۔ شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی لاہور	قرآن پاک کے اردو تراجم
۷۔ محمد یعقوب امجد کھاریاں	اردو زبان کے تلفظ اور املا کا مسئلہ
۸۔ محمد حیات خان سیال شعبہ اردو گورنمنٹ کالج جھنگ	اردو میں تراجم کی ضرورت اور اہمیت
۹۔ لطیف انور ڈپٹی ڈائریکٹر ریڈیو پاکستان لاہور	اردو کہانی کا دوسرا حصہ
۱۰۔ سید قدرت نقوی ملتان	۴۷ء کے بعد اردو کو پیش آنے والے مسائل

ادب کے مسائل

۱۱۔ سید عابد علی عابد مجلس ترقی ادب لاہور	اردو غزل کا ماضی، حال اور مستقبل
۱۲۔ سید وقار عظیم صدر شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی (مندوب پنجاب یونیورسٹی)	اردو افسانے کا ماضی، حال اور مستقبل
۱۳۔ ڈاکٹر وزیر آغا مدیر "اوراق"	اردو غزل اور نظم کا بنیادی فرق
۱۴۔ ڈاکٹر وحید قریشی ریڈر شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور	اردو کی جدید مزاحیہ شاعری
۱۵۔ سید سجاد باقر رضوی لیکچرار شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور	ابلاغ اور اظہار کا مسئلہ
۱۶۔ پروفیسر صدیق کلیم صدر شعبہ انگریزی گورنمنٹ کالج لاہور	ادب اور غیر ادبی اقدار
۱۷۔ اعجاز فاروقی ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل ناردرن پنجاب لاہور	جدید اردو شاعری کا جائزہ
۱۸۔ ڈاکٹر اسد علی ادیب شعبہ اردو گورنمنٹ کالج لاہور	اردو میں بچوں کا ادب اور اس کی اہمیت
۱۹۔ پروفیسر جیلانی کامران شعبہ انگریزی گورنمنٹ کالج لاہور	اردو نظم کا مستقبل
۲۰۔ سمیع اللہ قریشی شعبہ اسلامیات گورنمنٹ کالج جھنگ	رومانیت کا مفہوم
۲۱۔ طاہر ہاشمی لاہور	اردو کی جنگی نظمیں
۲۲۔ سکواڈرن لیڈر رشید قیصرانی پاکستان ایئر فورس	اردو کا جنگی ادب
۲۳۔ انور سدید سرگودھا	اردو ادب کی تحریکیں
۲۴۔ جمیل ملک ایم۔ اے راولپنڈی	جدید اردو غزل
۲۵۔ غلام جیلانی اصغر صدر شعبہ انگریزی گورنمنٹ کالج سرگودھا	جدید اردو نظم
۲۶۔ غلام حسین اظہر شعبہ اردو انبالہ مسلم کالج سرگودھا	اردو ادب پر نفسیات کا اثر

صحافت کے مسائل

۲۷۔ ڈاکٹر عبد السلام خورشید صدر شعبہ صحافت پنجاب یونیورسٹی	اردو صحافت کا ماضی، حال اور مستقبل
۲۸۔ حکیم یوسف حسن ایڈیٹر "نیرنگ خیال"	"نیرنگ خیال" کی اردو خدمات
۲۹۔ عبد الرشید تبسم ایم۔ اے مدیر "امداد باہمی" لاہور	حکومتی جرائد کے مسائل
۳۰۔ ثاقب زیروی۔ مدیر "لاہور" لاہور	اردو ہفت روزہ رسائل کے مسائل

تدریسی مسائل

۳۱۔ میجر آفتاب حسن ناظم شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ کراچی یونیورسٹی (مندوب کراچی یونیورسٹی)	اصطلاحات کا موجودہ بحران اور اس کا حل
۳۲۔ پروفیسر محمد اسحاق جلالپوری شعبہ اردو سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور	تدریس اردو کے تقاضے
۳۳۔ ڈاکٹر سید نذیر احمد شعبہ حیاتیات پنجاب یونیورسٹی (مندوب پنجاب یونیورسٹی)	اردو میں حیاتیاتی علوم کی تدریس
۳۴۔ ڈاکٹر عبد العظیم صدر شعبہ کیمیا گورنمنٹ کالج لاہور (مندوب پنجاب یونیورسٹی)	اردو میں کیمیاوی علوم کی تدریس
۳۵۔ ڈاکٹر نصیر احمد خان صدر شعبہ طبیعیات (تعلیم الاسلام کالج ربوہ)	اردو میں سائنسی علوم کی تدریسی مشکلات
۳۶۔ عارف عبد المتین نائب مدیر "اوراق" لاہور	نصاب تعلیم میں آزاد نظم کی شمولیت کا مسئلہ

محسنین اردو

۳۷۔ ڈاکٹر شوکت سبزواری مدیر اعلیٰ ترقی اردو بورڈ کراچی	"مولوی عبد الحق"
۳۸۔ ڈاکٹر فرمان فتحپوری شعبہ اردو کراچی یونیورسٹی و مدیر "نگار"	"نیاز فتحپوری"
۳۹۔ آغا محمد باقر نبیرہ آزاد لاہور	"مولانا صلاح الدین احمد"
۴۰۔ مسعود احمد دہلوی نائب مدیر "الفضل" ربوہ	"حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد"

پاکستان ویسٹرن ریلوے نے اس کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت کا اعلان کیا ہے۔ اس لئے ربوہ سے باہر کے جو حضرات آنا چاہیں وہ مجلس استقبالیہ سے رابطہ قائم کر کے خصوصی تصدیق نامہ حاصل کریں کانفرنس میں شرکت کے لئے ناصر احمد پروازی معتمد استقبالیہ سے اجازت نامہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔!

(خاکسار ناصر احمد پروازی معتمد مجلس استقبالیہ ۲۹ ستمبر ۱۹۶۷ء)

گمشدہ عینک

مورخہ ۳ر اکتوبر کو دریا پر جاتے یا آتے ہوئے میری عینک کہیں گر گئی ہے اس کا کیس سرخ ہے اور اس پر انگریزی میں یہ لکھا ہے کہ

KINGSWAY CHEMISTS
ACCRA KUMASI
TAKORADI

اگر کسی دوست کو ملی ہو تو مجھے پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

صالح محمد احمدی
محلہ فیکٹری ایریا ۔ ربوہ

لجنات متوجہ ہوں

تمام لجنات کو چاہیئے کہ وہ سالانہ صنعتی نمائش میں حصہ لینے کے لئے ابھی سے سامان تیار کروانا شروع کر دیں۔

(سیکرٹری نمائش)

ناصرات الاحمدیہ کیلئے

ناصرات الاحمدیہ کے بڑے گروپ کا حفظ قرآن کا مقابلہ ہفتہ کو تین بجے شام ہوگا اس کا نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) سورۃ القدر
(۲) " البیّنۃ
(۳) " الزلزال

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مرکزی اجتماع انصار اللہ ۲۷-۲۸-۲۹ر اکتوبر ۱۹۶۷ء میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

مردان میں لجنہ اماء اللہ کا علاقائی اجتماع

۱۷ ستمبر کی صبح حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ علاقائی اجتماع میں شمولیت کے لئے تشریف لائیں۔ آپ کے ساتھ آپ کی ہمشیرہ محترمہ حضرت آپا طیبہ صاحبہ بھی تھیں۔

ہمارا اجتماع جناب شعیب صاحب کے گھر منعقد ہوا۔ جس کی کارروائی صبح تقریباً ساڑھے نو بجے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حضرت صدر لجنہ مرکزیہ کی معیت میں عہد دہرایا گیا۔ پھر افتتاحی دعا ہوئی۔ صدر لجنہ اماء اللہ مردان مسز غفور صاحبہ نے سپاسنامہ پیش کیا اس کے بعد علاقائی صدر محترمہ امۃ الشافی اہلیہ ہاشم خان مردانی سالانہ علاقائی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ پھر تقریری مقابلہ جات ہوئے۔

جن میں پشاور۔ مردان۔ نوان کلی اور رسالپور کی ممبرات نے حصہ لیا۔ پھر قرأت کا مقابلہ ہوا۔

پھر حضرت صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔ خطاب کے بعد آپ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ بعد ازاں محترمہ شمیم شریف صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پشاور نے حضرت ممدوحہ کا شکریہ ادا کیا اور بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

شام ساڑھے چار بجے جلسہ اصلاح و ارشاد کا پروگرام شروع ہوا جس کی صدارت حضرت سیدہ موصوفہ نے فرمائی۔ تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ محترمہ شمیم صاحبہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کیں اس کے بعد حضرت مکرمہ و محترمہ سیدہ ام متین صاحبہ نے ایک ایمان افروز تقریر فرمائی۔

پھر فرمایا آج پاکستان میں لاکھوں گھرانے ایسے ہیں جو قبروں پر جاکر سجدے کرتے ہیں۔ اور ان روحوں سے مانگتے ہیں جو ابدی نیند سو چکی ہیں حالانکہ اُن روحوں کو بھی سب کچھ خدا نے دیا تھا پھر خدا ہمیں کیوں نہیں دے سکتا؟

اگر اسلام کا خلاصہ دو لفظوں میں بیان کیا جائے تو وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔ رسومات کا بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا رسم مذہب کے متعلق نہیں بلکہ بعض رسوم مذہب کے نام پر کی جاتی ہیں اس میں آپ نے بچوں کی پیدائش۔ مرگ۔ شادی و تقریبات پر کی جانے والی رسومات کا ذکر کیا۔ پھر فرمایا خدا کا شکر ہے اور اس کا فضل ہے کہ احمدی گھرانوں کو اس سے پاک کر دیا ہے مگر پھر بھی بعض گھرانوں کی شکایات سننے میں آتی ہیں۔

پھر آپ نے وفات کے بعد کی رسم جس میں چہلم اور قل وغیرہ شامل ہیں کا بھی ذکر کیا اور فرمایا اگر قل ہوتے تو سب سے پہلے آنحضرت کے قل ہونے چاہئیے تھے جس کے متعلق خدا تعالےٰ فرمایا کہ میں نے زمین اور آسمان تیرے لئے پیدا کئے ہیں پھر خلفاء راشدین کا قل یا چہلم بھی کسی حدیث سے ثابت نہیں ہوتا۔ یہ وہ رسوم ہیں جو ہم مذہب کے نام پر کرتے ہیں کیونکہ جب ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم نے رسول کریم کو مانا ہے تو پھر ہمارا ہر فعل اس کے مطابق ہونا چاہئیے۔ کیونکہ ایک غیر مذہب کا آدمی ہم میں یہ تضاد دیکھ کر نعوذ باللہ قرآن کو یا مسلمانوں کو جھوٹا کہے گا کیونکہ آنحضرتؐ کے خلق کے متعلق حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ تو قرآن ہے

علاوہ مذہبی رسومات کے آپ نے دوسری رسومات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں روپیہ خرچ کرنا ہے تو مذہب اسلام کی اشاعت اور غریبوں کی مدد کے لئے خرچ کرنا چاہئیے شادی اگرچہ ایک خوشی کی رسوم ہے مگر فضول رسومات نے ہمارے معاشرے کو کھوکھلا کر کے رکھدیا ہے اگر ہم میں سے ہر بہن یہ چاہتی ہے کہ عورتوں کا معیار بلند ہو تو ہم سب کو رسومات کو چھوڑ کر اور اسراف سے بچ کر ہی اپنے معیار کو بلند کرنا ہے۔ پھر آپ نے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا آج کے مسلمانوں سے مقابلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آج مسلمان قرآن کو بھول کر گمراہی میں جاگرے ہیں وہ عیش وعشرت اور رسومات میں پڑ گئے ہیں آپ نے فرمایا تمام ایسی رسومات کو چھوڑنا ہمارا فرض ہے جو ہمیں تباہی کے گڑھے میں گرا دیتی ہیں۔

پس یہ جہاد ہے ایک بہت بڑا جہاد رسومات کے خلاف آج پاکستان کی ہر عورت کو اس میں حصہ لینا چاہیئے کہ وہ اپنے گھروں سے رسومات کو ختم کر دیں گی اور ایسے معاشرے کو جنم دیں گی

۲ بعد ازاں آپ نے مقامی عزیز جماعت معزز خواتین سے ملاقات فرمائی۔ اگلے دن تقریباً ساڑھے آٹھ بجے اپنا کامیاب دورہ ختم کر کے راولپنڈی کے لئے روانہ ہوگئیں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مردان)

زاہدانہ زندگی کا بڑا معیار نماز ہے

انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور میں گریاں رہتا ہے۔ امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور میں گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفیت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے۔ بعض لوگ نماز کو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے ختم کرتے ہیں۔ اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالےٰ کے حضور عرض کرنے کے لئے ملا تھا۔ اس کو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گذار دیتے ہیں۔ اور حضور الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔ نماز میں دعا مانگو۔ نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو۔ پوری تضرع سے عرض حال کیا جائے فاتحہ۔ فتح کرنے کو بھی کہتے ہیں مومن کو مومن اور کافر کو کافر بنا دیتی ہے۔ یعنی دونوں میں ایک امتیاز پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے سورۃ فاتحہ کو بہت پڑھنا چاہیئے اور اس دعا پر خوب غور کرنا ضروری ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ سائل کامل اور محتاج مطلق کی صورت بنا دے اور جیسے ایک فقیر سائل نہایت عاجزی سے کبھی کبھی اپنی شکل سے اور کبھی آواز سے دوسرے کو رحم دلاتا ہے۔ اسی طرح سے چاہیئے کہ پوری تضرع اور ابتہال کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور عرض حال کیا جائے۔ پس جب تک نماز میں تضرع سے کام نہ لے۔ اور دعا کے لئے نماز کو ذریعہ قرار نہ دے نماز میں لذت کہاں۔ اپنی زبان میں دعائیں کریں۔ یہ ضرورت ثابت نہیں ہے کہ دعائیں عربی زبان میں کی جاویں۔ چونکہ اصل غرض نماز کی تضرع اور ابتہال ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ اپنی مادری زبان میں ہی کرے انسان کو اپنی مادری زبان سے ایک خاص انس ہوتا ہے اور وہ پھر اس پر قادر ہوتا ہے۔ اور دوسری زبان سے خواہ اس میں کتنی قدر دخل ہو اور مہارت کامل ہو ایک قسم کی اجنبیت باقی رہتی ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ مادری زبان میں ہی دعا مانگے۔

(روحانی خزائن نمبر ۲ جلد دوم۔ صفحہ ۱۷۱-۱۷۲)

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دوائی فضل الٰہی

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں اس کے استعمال سے بفضلہ تعالےٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ بارہا تجربہ میں آچکی ہے مگر شرط یہ ہے کہ حمل کے پہلے مہینہ سے شروع کی جائے۔

قیمت مکمل کورس -/۱۶ روپے

ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ
ضلع جھنگ

درخواست دعا

خاکسار کی بچی کا پاؤں خراب ہے۔ اپریشن کے لئے خاکسار کل مورخہ ۵/۱۰ بروز جمعرات بچی کو لاہور لے جارہا ہے۔ احباب اکرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرماویں۔ اللہ تعالےٰ اپریشن کامیاب فرمائے اور بچہ کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ نیز دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ میری تمام مشکلات دور فرمائے۔ آمین

عبدالرحمٰن مددگار کارکن نظارت تعلیم
صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

جس کی بنیاد قرآن اور اسوہ حسنہ ہو۔ پھر آپ نے فرمایا جب کوئی قوم تباہی کے گڑھے میں جاگرتی ہے تو وہ اپنے آپ کو نہیں سنبھال سکتی بلکہ خدا کا کوئی فرستادہ ہی آکر اُس کو اٹھاتا ہے۔ مگر یہاں اس غلطی میں نہیں رہنا چاہیئے کہ فرستادہ نے اگر اٹھانا ہے تو وہ یقیناً کوئی نئی شریعت ہی لے کر آتا ہے بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت آخری ہے آپ کے ساتھ تمام نبیوں کے

کمال ختم ہوگئے اب وہی خدا کا قرب حاصل کر سکتا ہے جو خاتم النبیین کی پیروی کرے مگر لوگوں نے غلطی سے خاتم النبیین کے یہ معنی سمجھ لئے ہیں کہ خدا اب نہیں بولتا اسکی صفات ختم ہوگئی ہیں مگر خدا کی کوئی صفت معطل نہیں ہوئی اس کی صفات ہمیشہ جاری ہیں۔ آپ کو خاتم ماننے کے بعد یہ ماننا ہے کہ آپ کی پیروی کے بغیر کوئی نبی یا بزرگی کا درجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ آخر میں آپ نے اس پر زور دیا کہ اگر آپ چاہتی ہیں کہ اسلام کی تعلیم پھیلے تو آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلنا ہوگا۔ ۲

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۹۷۱

نصرت زمانی زوجہ ملک نصیر احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۱۵ سال بیعت پیدائشی ساکن ساہیوال ڈاک خانہ خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

۱۔ حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ جو خاوند سے وصول کر لیا ہے۔ اور جو خرچ بھی ہو چکا ہے مگر میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

۲۔ ایک مشین سلائی ولایتی سیکنڈ ہینڈ ہے جس کی قیمت اندازاً -/۲۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں اگر میری وفات کے وقت کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میری کوئی آمد نہیں ہے اگر خدا تعالیٰ آمد کا کوئی ذریعہ پیدا کر دیا تو اس کا حصہ بھی ماہ بماہ باقاعدہ ادا کیا کروں گی۔ میری یہ وصیت آج کی تاریخ سے منظور فرمائی جاوے۔

(شرط اوّل ۵۰-۳ روپے)

الامتہ: نصرت زمانی ملکہ مکان نمبر ۴۰ اسلام آباد ساہیوال۔

گواہ شد: محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا حال ساہیوال

گواہ شد: ملک نصیر احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۱۸۹۷۲

نذیراں بی بی زوجہ ٹھیکیدار محمد حنیف قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے آمد کی الحال کوئی نہیں۔

۱۔ حق مہر مبلغ دو صد روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔

۲۔ زیور ڈنڈیاں طلائی وزنی ایک تولہ قیمت اندازاً مبلغ -/۱۳۰ روپے۔

اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں مذکورہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اس کے بعد جو جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس پر ۱/۱۰ حصہ وصیت واجب ہوگا۔ نیز بعد وفات جو جائیداد بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ (شرط اوّل -/۲ روپے)

الامتہ: نذیر بی بی اہلیہ ٹھیکیدار محمد حنیف۔

گواہ شد: راقم الحروف محمد صادق انسپکٹر وصایا حال احمد نگر۔

گواہ شد: محمد حنیف ٹھیکیدار خاوند موصیہ احمد نگر

مسل نمبر ۱۸۹۷۳

کلثوم بیگم زوجہ فضل الٰہی صاحب بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی ساکن دار الیمن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے:-

حق مہر وصول شدہ از خاوند ۔۔۔۔ ۴۰۰ روپے
مشین سلائی سنگر مالیتی ۔۔۔۔ ۳۵۰ روپے
کلائی زیورات ۔۔۔۔ ۵۰ روپے

اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ یا بوقت وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے کوئی آمد نہیں اگر آئندہ کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو گیا تو اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جاوے۔ (شرط اوّل -/۲ روپے)

الامتہ: کلثوم بیگم محلہ دار الیمن ربوہ

گواہ شد: محمد اسلم ایاز ولد حاجی محمد رمضان کوارٹر نمبر ۵۰ صدر انجمن احمدیہ محلہ دار الصدر شرقی۔ ربوہ۔

گواہ شد: فضل الٰہی محلہ دار الیمن ربوہ

مسل نمبر ۱۸۹۷۴

فضل الٰہی بھٹی ولد نور ماہی صاحب بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ محلہ دار الیمن ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ ۱۳/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ سکنی زمین واقع محلہ دار الیمن ایک کنال مالیتی اندازاً ساڑھے سات صد روپے جو ہم تین بھائیوں میں مشترک ہے۔

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز بوقت وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری ماہوار آمد دو صد روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ (شرط اوّل -/۲ روپے)

العبد: فضل الٰہی بھٹی ولد نور ماہی محلہ دار الیمن ربوہ

گواہ شد: محمد اسلم ایاز ولد حاجی محمد رمضان کوارٹر نمبر ۵۰ صدر انجمن احمدیہ محلہ دار الصدر شرقی ربوہ

گواہ شد: محمد علی احمد۔ کارکن دفتر وصیت

مسل نمبر ۱۸۹۷۵

عبد المجید طاہر ولد چوہدری اللہ بخش صاحب قوم جاٹ کاہلوں پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ مئی ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے مجھے میرے والد صاحب محترم کی طرف سے پانچ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

(شرط اوّل -/۱ روپیہ)

العبد: عبد المجید طاہر ابن چوہدری اللہ بخش صاحب دار الصدر غربی "ب" ربوہ

الشاہد: مرزا طاہر احمد۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۸۹۷۶

امۃ الحمید کاہلوں بنت چوہدری اللہ بخش صاحب قوم جاٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی ساکن دار الصدر غربی ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں۔

(۱) کانٹے و انگوٹھی طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ۱۲۵ روپے

(۲) ایک عدد سلائی مشین تقریباً ۲۰۰ روپے مالیتی۔ کل قیمت -/۳۲۵ روپے بنتے ہیں۔ میں اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں یا بوقت وفات جو میرا ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت آج مورخہ ۱۵/۵/۶۷ سے نافذ فرمائی جائے۔ شرط اوّل -/۱ روپیہ)

الامتہ: امۃ الحمید بنت چوہدری اللہ بخش صاحب

گواہ شد: اللہ بخش صدر محلہ دار الصدر غربی ب ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

گواہ شد: امۃ الحمید بنت چوہدری اللہ بخش صاحب

مسل نمبر ۱۸۹۷۷ - امۃ الرشید کاہلوں بنت چوہدری اللہ بخش صاحب قوم جاٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الصدر غربی ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں۔

۱۔ انگوٹھی طلائی وزنی تقریباً ۳ ماشہ قیمت ۳۰ روپے بالیاں طلائی وزنی ۹ ماشہ قیمت ۹۰ روپے (۲) ایک عدد دستی واچ -/۱۲۵ روپے۔ کل قیمت ۔۔۔ ۲۴۵ روپے

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ فی الحال میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ یا بوقت وفات جو میرا ترکہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری وصیت تاریخ تحریر مورخہ ۱۵/۵/۶۷ سے نافذ فرمائی جائے فقط (شرط اوّل ایک روپیہ)

الامتہ: امۃ الرشید کاہلوں بنت چوہدری اللہ بخش صاحب

گواہ شد: اللہ بخش صدر محلہ دار الصدر غربی "ب" ربوہ

گواہ شد: غلام محمد اختر ناظر دیوان و تجارت و صنعت۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

قبض اور بسط کا سلسلہ خدا نے انسان کی روحانی ترقی کیلئے جاری کیا ہے

تاکہ ہر حالتِ قبض کے بعد وہ پہلے سے بھی زیادہ آسمانِ روحانی کی طرف پرواز کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ القصص کی آیت ۷۴، وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس آیت میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے بڑے رحم سے کام لیتے ہوئے تمہارے لئے رات اور دن بنائے ہیں تاکہ رات کو سو کر تم آرام اور سکون حاصل کرو اور دن میں دولت کما کر اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرو۔ اور پھر یہ رات اور دن کا سلسلہ اس لئے بھی جاری کیا گیا کہ تم ہمیشہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہو۔ رات کے آنے پر بھی تمہارے اندر جذبۂ شکر گزاری پیدا ہو۔ اور دن کے آنے پر بھی تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے شکر سے تر ہو۔ پھر جس طرح مادی عالم میں اللہ تعالیٰ نے رات اور دن کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے اسی طرح روحانی عالم میں بھی ایک وقت انسان پر ایسا آتا ہے کہ جب اس پر قبض کی کیفیت طاری ہوتی ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ جب اس پر بسط کی حالت ہوتی ہے۔ اور یہ قبض اور بسط کا سلسلہ بھی رات اور دن کے سلسلہ کی طرح انسانی ترقی کے لئے ایک ضروری چیز ہے۔ اگر روحانی واردات میں بھی اتار چڑھاؤ کا سلسلہ جاری نہ ہو تو اس کی ترقی رک جائے اور وہ اپنے پہلے مقام کو بھی کھو بیٹھے۔ حدیثوں میں آتا ہے ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صحابیؓ آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں تو منافق ہوں آپ نے فرمایا تمہیں کس طرح پتہ لگا کہ تم منافق ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہ جب میں آپ کی مجلس میں بیٹھتا ہوں تو مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ میرے ایک طرف جنت ہے اور دوسری طرف دوزخ۔ لیکن جب میں آپ کی مجلس سے واپس چلا جاتا ہوں تو یہ کیفیت نہیں رہتی۔ آپ نے فرمایا اگر تم پر ہر وقت ایک ہی حالت رہے تو تم زندہ ہی نہ رہو۔ غرض جس طرح رات کو اللہ تعالیٰ نے سکون کے لئے اور دن کو سامانِ معیشت کی فراہمی کے لئے بنایا ہے۔ اور دانا انسان وہی ہوتا ہے جو رات سے بھی فائدہ اٹھائے اور دن سے بھی۔ رات کو سو کر اپنے اندر نئی طاقتیں پیدا کرے اور دن کو کام کر کے پہلے سے بھی زیادہ ترقی حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قبض اور بسط کا سلسلہ انسان کی روحانی ترقی کے لئے جاری کیا ہے تاکہ ہر حالتِ قبض کے بعد وہ پہلے سے بھی زیادہ آسمانِ روحانی کی طرف پرواز کرے اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کی شکر گزاری کا پہلے سے زیادہ مادہ اس کے اندر پیدا ہو"۔

(تفسیر کبیر جلد ۷ حصہ سوم صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹)

درخواستِ دُعا

میرے والد محترم نواب دین صاحب کو کتے نے کاٹ لیا ہے۔ جس سے زخم گہرے آئے ہیں۔ فضلِ عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(نصیر احمد طارق ربوہ)

پیرزادہ اور اوتھان میں بات چیت

نیویارک ۸ر اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ نے کل سیکرٹری جنرل اوتھان سے تنازعہ کشمیر، مشرق وسطی کے بحران اور اقوام متحدہ کی اہم اسامیوں پر پاکستانیوں کے غیر نسلی بخش تقرر کے سوال پر تبادلہ خیال کیا بعد میں مسٹر پیرزادہ صدر جانسن سے بات چیت کے لئے واشنگٹن پہنچ گئے۔

احباب کیلئے ایک ضروری اعلان

موصیوں کی نعشیں براہِ راست احاطہ بہشتی مقبرہ میں لائی جائیں،

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے کہ باہر سے آنے والی ہر موصی کی نعش سیدھی احاطہ بہشتی مقبرہ میں آنی چاہیئے۔ وہاں پر ہی نماز جنازہ پڑھی جایا کرے گی۔ اس طرح باہر سے آنے والے احباب کو سہولت رہے گی۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری
صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صدر ایوب کی ماہانہ نشری تقریر

راولپنڈی ۱۰ر اکتوبر۔ صدر ایوب نے اپنے حالیہ دورۂ روس کے نتائج پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس دورے سے دونوں ملکوں کے درمیان تعاون کی نئی راہیں نکل آئی ہیں۔ صدر ایوب نے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں مزید بتایا ہے کہ دورۂ روس میں جہاں کہیں بھی گئے اس عظیم ملک کے رہنماؤں اور عوام نے گرمجوشی سے ان کا استقبال کیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پاکستان اور اس کے عوام کے لئے خیر سگالی کے کتنے پرخلوص جذبات رکھتے ہیں۔ صدر ایوب نے کہا میرے دورہ کے بعد دونوں ملکوں کا جو مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ روسی رہنماؤں سے ہماری بات چیت رسمی نہیں تھی بلکہ ہم نے دوستی اور خلوص سے باہمی دلچسپی کے مسائل پر تبادلہ خیال کیا ہے اور ہماری اس بات چیت کے نتیجہ میں نہ صرف ہمارے دوستی کے رشتے مضبوط تر ہوتے ہیں بلکہ ہمارے درمیان مفید تعاون کی نئی راہیں بھی نکل آئی ہیں۔

صدر ایوب نے کہا روسی لیڈروں سے ہماری ملاقات اس لحاظ سے بہت مفید رہی کہ ہمیں روسی زعما کو ان حالات سے آگاہ کرنے کا موقع ملا ہے جو اعلان تاشقند کے بعد رونما ہوئے ہیں۔ ہم نے روسی لیڈروں کو بتایا ہے کہ ہماری پرخلوص کاوش کے باوجود بھارت جموں اور کشمیر کے تنازعہ پر بامقصد بات چیت کرنے پر آمادہ نہیں ہے ہم نے روسی لیڈروں کو ان حالات سے بھی باخبر کیا ہے جو اس وقت مقبوضہ کشمیر میں پیدا کر دیئے گئے ہیں۔

شیخ عبداللہ کو فوراً رہا کر دینا چاہیئے

راولپنڈی ۱۰ر اکتوبر۔ صدر ایوب نے کہا کہ میں نے روسی رہنماؤں کو بتایا کہ کشمیری عوام کو آزادی سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اور ان کے شہری حقوق کو ظلم اور تشدد کے ذریعہ کچلا جا رہا ہے۔ میں نے یہ بات بھی روسی لیڈروں پر واضح کر دی ہے کہ اگر بھارت واقعی امن چاہتا ہے تو اسے سب سے پہلے کم از کم نظربند کشمیری لیڈروں کو رہا کر دینا چاہیئے اور مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر میں امن اور سکون کی فضا پیدا کرنی چاہیئے۔ جب تک بھارتی حکومت شیخ محمد عبداللہ اور مرزا افضل بیگ کو رہا نہیں کرتی۔ وہ یہ دعویٰ نہیں کر سکتی کہ اسے کشمیری عوام کی خواہشات کا ذرہ برابر احترام ہے۔

پاکستان اپنی بقا کے لئے ضروری اقدامات کرے گا۔

راولپنڈی ۱۰ر اکتوبر۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ بھارت وسیع پیمانہ پر جنگی تیاریاں کر رہا ہے جس سے برصغیر میں طاقت کا توازن بگڑ گیا ہے۔ اس لئے عالمی طاقتوں کا فرض ہے کہ وہ اس عدم توازن کو دور کریں کیونکہ ان طاقتوں کی طرف سے بارہا اعلان کیا گیا ہے کہ وہ برصغیر میں امن قائم کرنا چاہتی ہیں صدر ایوب نے کہا کہ ہم کسی قیمت پر بھی اپنی سالمیت اور یکجہتی کو خطرہ میں نہیں ڈال سکتے جب تک برصغیر میں امن اور رواداری کی فضا قائم نہیں ہو جاتی۔ ہم اپنی بقا کے لئے تمام اقدامات کریں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴